نماز میں خشوع کا تصور

مولانا محمد منشاء کاشف صاحب

"اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ واستعینوا بالصبر والصلوۃ وانھا لکبیرۃ الا علی الخشعین" (البقرہ ۴۵)

ترجمہ:۔ اور مدد لو صبر اور نماز سے بیشک وہ نماز دشوار ضرور ہے مگر جن کے قلوب میں خشوع ہے (ان پر کچھ دشوار نہیں)

جس طرح ہر جاندار کے لئے جسم کے ساتھ روح کا تعلق ہونا ضروری ہے کہ اس پر اس کی زندگی کا دارومدار ہوتا ہے اور روح کے بغیر وہ ایک لحہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ بالکل یہی حال انسانی اعمال کا ہے کہ اسکے ہر عمل کی ایک روح ہوتی ہے۔ اگر کوئی عمل اس روح سے خالی ہے تو اس کی نہ کوئی قیمت ہے اور نہ اہمیت۔

نماز شریعت اسلامی کا ایک اہم رکن ہے اس کے لئے بھی جسم و روح ہے اس کی ادائیگی کے بہت سے ارکان و شرائط اور اس کے مقبول اور صحیح ہونے کے بہت سے اسباب و ذرائع ہیں اس لئے ایک مومن کا فرض ہے کہ وہ جب بارگاہ قدوس میں حاضر ہو تو ان ضوابط اور ذرائع کا لحاظ رکھے تاکہ اس کا یہ عمل ضائع نہ ہونے پائے اور عند اللہ وہ مقبول بھی ہو۔

یوں تو نماز کے مقبول اور صحیح ہونے کے لئے بہت سی شرائط و ارکان اور ضابطے ہیں مگر سب کی حیثیت یکساں نہیں ہے۔ بعض کی حیثیت اصل کی ہے بعض کی فرع کی۔ بعض جڑ کی حیثیت رکھتے ہیں بعض برگ وبار کی لیکن نماز میں جس چیز کو سب سے زیادہ مرکزی حیثیت حاصل ہے اور جس کے گرد سارے دوسرے ارکان گردش کرتے ہیں وہ صفت خشوع ہے اس کو نماز سے وہی نسبت اور تعلق ہے جو روح کو جسم سے اور غذا کو زندگی سے ہے اور اگر نماز خشوع سے خالی ہے تو خدائے قدوس کے یہاں اس کی کوئی قیمت نہیں پھر اس حیثیت سے غور

فرمایئے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کو دین کا ستون فرمایا ہے یعنی یہ ستون جتنا مضبوط' عمدہ اور خوشنما ہو گا دین کی عمارت اتنی ہی مضبوط مستحکم اور خوشنما ہو گی۔ اور یہ ستون جتنا کمزور اور کھوکھلا ہو گا اسی اعتبار سے دین بھی کمزور ہو گا۔ وہ نماز جو بغیر خشوع کے پڑھی گئی ہے اس پر نہ تو دین کی کوئی مضبوط عمارت تعمیر ہو سکتی ہے نہ دنیا آخرت میں اس کے وہ ثمرات مل سکتے ہیں جن کا خدا نے وعدہ فرمایا ہے کاغذ کے ستون پر کاغذ ہی کی عمارت بنے گی۔ جو ہوا کے ایک جھونکے اور پانی کے چند چھینٹوں سے اپنا حسن ہی نہیں بلکہ اپنا وجود بھی کھو دیتی ہے۔ ہم کو قرآن وحدیث کی روشنی میں اسکی حقیقت وماہیت' اہمیت وفضیلت اور اس کے حصول کے ذرائع معلوم کرنے چاہئیں اس کے بعد یہ دیکھنا چاہئے کہ اس صفت سے متصف ہونے والوں کے لئے اللہ کے نزدیک کیا کیا مقامات اور درجات ہیں۔

مذکورہ بالا آیت میں علماء اہل کتاب جو بعد ظہور حق بھی آپ پر ایمان نہ لائے تھے اس کی بڑی وجہ حب جاہ ومال تھی اللہ تعالیٰ نے دونوں کا علاج بتا دیا۔ صبر سے مال کی طلب اور محبت جائے گی اور نماز سے عبودیت وتذلل آئے گا اور حب جاہ کم ہو گی حضرت عمرؓ نے فرمایا صبر دو طرح کا ہے ایک مصیبت پر یہ بھی اچھا ہے اور اس سے زیادہ بہتر وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محارم سے صبر کرے یعنی بچے مطلب یہ ہے کہ مصیبت اور فکر وتردد کی حالت میں صبر کو اپنا شعار بناؤ اور نماز میں مصروف ہو جاؤ امید ہے کہ نماز کی برکت سے وہ رنج وغم دور ہو جائے۔ ابو داؤد میں ہے جب رسول خدا کو کوئی رنج وغم ناگہانی فکر پیش آجاتا ہے تو آپ نماز پڑھنے لگتے ہاں اکثر لوگوں پر نماز بھاری ہے ادا نہیں کر سکتے اسے چھوڑ دیتے ہیں۔

خشوع کے معنی:۔ خشوع کے لغوی معنی ہیں بدن کا جھکانا' آواز کا پست ہونا' نظر نیچی ہونا' اور قلب میں خوف کا پیدا ہونا (لسان العرب) یعنی ہر عضو سے عجز وانکساری کا اظہار ہو رہا ہو۔ قرآن نے خشوع کو ان تمام معنوں میں استعمال کیا ہے۔ "لو انزلنا هذا القرآن على جبل لرايته خاشعا متصد عامن خشية الله

و تلک الامثال نضربھا للناس لعلھم یتفکرون "(الحشر۲۱)

ترجمہ:۔اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو اس کو دیکھتا کہ خدا کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا یہ مثالیں بیان کرتے ہیں ہم ان کو واسطے لوگوں کے تاکہ وہ فکر کریں۔

"وخشعت الاصوات للرحمن فلا تسمع الا ھمسا"(طٰہ۱۰۸)

اور تمام آوازیں اللہ تعالیٰ کے سامنے (مارے ہیبت کے) دب جائیں گی تو بجز پاؤں کی آہٹ کے کچھ نہ سنے گا۔"خشعا ابصارھم"(القمر۷) انکی آنکھیں جھکی ہوں گی۔

"الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ و مانزل من الحق"(حدید۔۱٦) کیا ایمان والوں کے لئے اس بات کا موقع نہیں آیا۔ کہ ان کے دل خدا کی نصیحت کے اور جو دین حق نازل ہوا ہے اس کے سامنے جھک جاویں۔

یہ سب تو خشوع کے مظاہر ہیں خشوع کا اصلی مقام قلب ہے اعضاء و جوارح سے اس کا تعلق صرف اسی قدر ہے کہ قلب کی اس کیفیت کا اظہار ان ہی کے ذریعے ہوتا ہے قلب میں خشوع و خضوع خوف و رجاء، ہیبت و جلال کی جو کیفیت پیدا ہوگی اعضاء سے اسی کا اظہار ہوگا ایک شخص نماز کے اندر اپنی ڈاڑھی سے کھیل رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا کہ "لو خشع قلبہ لخشعت جوارحہ" یعنی اگر اس کے دل میں خوف ہوتا تو اس کے اعضاء سے بھی خشیت ظاہر ہوتی۔ بعض علماء نے خشوع کی تعریف میں لکھا ہے۔

"ھو معنی یقوم بالنفس یظھر عنہ سکون فی الاطراف"

خشوع ایک ایسی کیفیت ہے کہ جب وہ دل میں قائم ہو جاتی ہے۔ تو اسکی وجہ سے اعضاء سے سکون و طمانیت ظاہر ہوتی ہے۔ حافظ ابن قیم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "الخشوع قیام القلب بین یدی الرب بالخضوع والذل والجمعیۃ علیہ" خشوع یہ ہے کہ بارگاہ قدوس میں دل کو عجز و نیاز اور جمعیت و سکون سے حاضر رکھا جائے حافظ ابن رجب حنبلی فرماتے ہیں۔ اھل الخشوع ھو لین القلب

ورقته وخضوعه وانكساره فاذاخشع القلب تبعه خشوع جميع الجوارح والاعضاء لانها تابعة لها كما قال صلى الله عليه وسلم الاوان في الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله واذافسدت فسد الجسد كله الاوهي القلب فاذا خشع القلب خشع السمع والبصر والراس وسائرالاعضاء ومابنتها منها في الكلام (الخشوع فی الصلوۃ)

خشوع اصل میں قلب کی نرمی اور گردن کے جھکاؤ کا نام ہے جب قلب خاشع ہوتا ہے تو سارے اعضاء وجوارح پر اس کا اثر نمایاں ہوتا ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے یاد رکھو کہ جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب یہ درست اور صالح ہوتا ہے تو سارے اعضاء درست اور صالح ہوجاتے ہیں اور جب یہ بگڑ جاتا ہے تو سارے اعضاء میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے یاد رکھو یہ قلب ہے جب قلب میں خشوع پیدا ہوجاتا ہے تو کان' آنکھ' سراور سارے اعضاء پر اثر دکھائی دیتا ہے اسی طرح بات چیت میں بھی خشوع ظاہر ہوتا ہے خشوع کا پورا مفہوم کسی ایک لفظ سے ادا نہیں کیا جاسکتا۔ اس کو اس طرح سمجھئے۔کہ اگر آپ کسی پرہیبت وجلال شخص کے سامنے کھڑے ہوجائیں تو اس وقت آپ کے ذہن وجسم پر جو اثر مرتب ہوگا یا جو کیفیت طاری ہوگی اس کو عربی میں خشوع کہتے ہیں نماز میں بندہ اپنے سب سے بڑے مالک الملک کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اس سے زیادہ پرہیبت وپر جلال ذات کون سی ہوسکتی ہے۔ اس لئے اس ذہن وجسم قلب ودماغ پر اس وقت اس کیفیت کا طاری ہونا یا طاری کرنا ضروری ہے عبادت کا سب سے بڑا مقصد بھی یہی ہے کہ جب عبد اپنے معبود کے سامنے کھڑا ہو تو اس کی ہر ادا سے عبدیت کا اظہار ہو جس کا تقاضا عجز ونیاز' تواضع وخاکساری ہے۔جن لوگوں پر یہ کیفیت طاری ہوتی ہے اور جو اس صفت سے متصف ہوتے ہیں خدائے تعالیٰ نے انہی کے لئے دین ودنیا کی فلاح اور جنت الفردوس کا وعدہ فرمایا ہے۔

"قد افلح المومنون۔ الذین ھم فی صلاتھم خاشعون۔ والذین ھم عن اللغو معرضون۔ والذین۔ ھم للزکوۃ فاعلون۔ والذین ھم لفروجھم حفظون۔ الاعلی ازواجھم اوما ملکت ایمانھم فانھم غیرملومین۔ فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ھم العدون۔ والذین ھم لامنتھم وعھدھم راعون۔ والذین ھم علی صلوتھم یحافظون۔ اولئک ھم الوارثون۔ الذین یرثون الفردوس ھم فیھا خلدون" (المومنون)

ترجمہ = تحقیق ان مسلمانوں نے آخرت میں فلاح پائی جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں اور جو لغو باتوں سے (خواہ قولی ہوں یا فعلی) اعراض کرنے والے ہیں۔ اور جو اپنی شرمگاہوں کی (حرام شہوت رانی سے) حفاظت رکھنے والے ہیں لیکن اپنی بیبیوں سے یا اپنی (شرعی) لونڈیوں سے (حفاظت نہیں کرتے) کیونکہ ان پر (اس میں) کوئی الزام نہیں ہاں جو اس کے علاوہ اور جگہ شہوت رانی کا طلب گار ہو ایسے لوگ حد (شرعی) سے نکلنے والے ہیں اور جو اپنی اسپردگی میں لی ہوئی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھنے والے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں پس ایسے ہی لوگ وارث ہونے والے ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔ خاشعون' خائفون' ساکنون' یعنی خاشعین فی الصلوۃ وہ لوگ ہیں جن کا دل خشیت الٰہی سے لبریز اور جسم پر سکون اور اس پر طمانیت کی کیفیت طاری ہو۔ حضرت ابو درداءؓ اس کی تفسیر کے سلسلے میں فرماتے ہیں۔

"اعظام المقام واخلاص المقال والیقین التام وجمع الاہتمام یتبع ذلک ترک الالتفات"

جب اس کے سامنے کھڑا ہوا جائے تو اس کی عظمت سے دل معمور ہو جو اس سے کہا جا رہا ہو اس میں اخلاص ہو دل یقین کی دولت سے مالا مال ہو جمیعت خاطر اور اہتمام ہو۔ پھر اسی کے

ضمن میں ترک التفات بھی ہو یعنی نگاہ ادھر ادھر نہ بھٹکے۔ ایک دوسری جگہ قرآن نے جہاں مومنین کی بہت سی صفات بیان کی ہیں اور جن صفات سے متصف ہونے والوں کے لئے جنت کا وعدہ کیا ہے اس میں ایک صفت خشوع بھی ہے۔ "ان المسلمین والمسلمت والمومنین والمومنت والقنتین والقنتت والصدقین والصدقت والصبرین والصبرت والخشعین والخشعت والمتصدقین والمتصدقت والصائمین والصئمت والحفظین فروجهم والحفظت والذکرین الله کثیرا والذکرات اعد الله لهم مغفرة واجرا عظیما" (پارہ ۲۲ سورۃ احزاب ۳۵)

بیشک اسلام کے کام کرنے والے مرد اور اسلام کے کام کرنے والی عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبرداری کرنے والی عورتیں اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور خشوع کرنے والے مرد اور خشوع کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور بکثرت خدا کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔ بعض لوگوں پر یہ کیفیت نماز ہی میں طاری نہیں ہوتی۔ بلکہ ہر وقت طاری رہتی ہے جہاں محبوب حقیقی کا ذکر چھڑا ان کے دل میں خشیت طاری ہو گئی جہاں اس کا کلام پڑھا گیا وہ سن کر لرزہ براندام ہو گئے اللہ تعالیٰ انہی کے بارے میں فرماتا ہے۔

"اذا یتلی علیهم یخرون للاذقان سجدا ویقولون سبحن ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا۔ و یخرون للاذقان یبکون

ویزیدھم خشوعا" (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۰۹)
جب ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب وعدہ خلافی سے پاک ہے بے شک ہمارے رب کا وعدہ ضرور پورا ہی ہوتا ہے۔ اور ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور یہ قرآن ان کا خشوع اور بڑھا دیتا ہے انبیاء کے ذکر کے بعد ان کے متعلق بھی یہی ارشاد ہے "ویدعوننا رغبا ورھبا وکانوا لنا خاشعین" (انبیاء ۹۰) اور وہ لوگ انبیاء امید و خوف کے ساتھ ہماری عبادت کرتے ہیں اور ہمارے سامنے دب کر رہتے ہیں۔

<u>خشوع پیدا کرنے کے لئے مجاہدہ:</u>- اس مقام کے حصول کے لئے مسلسل کوشش اور مجاہدہ کی ضرورت ہے جب ذہن و جسم، قلب و دماغ پر پورے طور سے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی ہیبت و جلال کا تصور چھا جائے اس وقت یہ مقام حاصل ہوتا ہے چنانچہ صحابہ کرام کو بھی اس وقت تک اس کا مکلف نہیں بنایا گیا جب تک ان میں اس کی پوری صلاحیت پیدا نہیں ہو گئی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اس آیت "الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ وما نزل من الحق" کیا ایمان والوں کے لئے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کی نصیحت اور جو دین حق نازل ہوا اسکے سامنے جھک جائیں۔ کی تفسیر میں فرماتے ہیں "ماکان بین اسلامنا وبین عتابنا اللہ تعالی بھذہ الایۃ الا اربع سنین" (مسلم) یعنی ہمارے قبول اسلام اور اس آیت کے ذریعہ خشوع کے پیدا کرنے والوں کے بارہ میں عتاب کے درمیان چار سال کا فصل ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔

"ان اللہ استبطا قلوب المومنین فعاتبھم علی راس ثلاث عشرۃ سنین من نزول القرآن" پہلے اللہ تعالیٰ نے مومنین کے قلوب کو اس کے لئے آہستہ آہستہ تیار کیا پھر نزول قرآن کے تیرہ برس بعد وعید فرمائی۔

(پہلی روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنے اسلام اور نزول آیت کے درمیان چار سال کا فصل بتایا اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے نزول قرآن اور اس آیت کے نزول کے درمیان تیرہ سال کا فصل بتایا ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت کے مطابق یہ آیت مکی ہے اس لئے دونوں میں کوئی تعارض نہیں ہے)

برائیوں کے زہر سے بچنے کے لئے نماز سب سے بڑا تریاق ہے انسان دنیا کے کاروبار میں لگا رہتا ہے اس کے خیالات پراگندہ ہوتے ہیں اسی حالت میں جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے دل ودماغ اور جسم واعضاء پر ہر قسم کی پابندی عائد ہوجاتی ہے اس لئے اس پر نماز کی ادائیگی بڑی ہی شاق ہوتی ہے لیکن جو لوگ کیفیت خشوع سے سرشار ہوتے ہیں ان کے لئے یہ تمام دشواریاں آسان ہوجاتی ہیں۔ "واستعینوا بالصبر والصلوۃ وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین یظنون انہم ملا قوا ربہم وانہم الیہ راجعون"

اور مدد لو صبر اور نماز سے، بے شک وہ نماز دشوار ضرور ہے مگر جن کے قلوب میں خشوع (کی دولت) ہو ان پر کچھ بھی دشوار نہیں وہ خاشعین لوگ جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ بیشک ملنے والے اپنے رب سے اور ان کی طرف واپس جانے والے ہیں۔ اس آیت میں یہ بات قابل غور ہے کہ خاشعین کی صفت "الذین یظنون انہم ملقوا ربہم" لائی گئی ہے جس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نماز میں خشوع پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بندہ کے ذہن پر جزائے اعمال اور قیامت کی ہولناکیوں کا تصور پورے طور پر چھایا ہوا ہو اور اسے اس بات کا پورا یقین ہو کہ ایک دن اسے مالک یوم الدین کے سامنے حاضر ہونا ہے کہ جب تک یہ تصور اس کے ذہن پر چھایا نہ ہوگا۔ اس میں خشوع کی کیفیت کا پیدا ہونا مشکل ہے اس لئے کہ جب اس کو پورا یقین ہو کہ ہم سے جو اعمال صادر ہوتے ہیں ایک دن ان کا محاسبہ ہوگا اور ہمیں اس کی جزا یا سزا ملے گی تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمارے اوپر عجز ونیاز، خوف وخشیت کی کیفیت طاری ہوگی اور ہماری ساری ذہنی وجسمانی توجہ اسی عمل کی طرف مبذول ہوجائے گی

اور ہم کو محسوس ہو گا کہ ہم اپنے مالک الملک کے سامنے کھڑے ہیں خشوع کا مقصد اور اسکی یہی روح ہے کہ بندہ ماسواسے بالکل کٹ کر پوری عبدیت کے ساتھ خدائے وحدہ لاشریک کے سامنے سجدہ ریز ہو جائے۔

حدیث و آثار میں خشوع کی اہمیت وفضیلت:۔اوپر حدیث گزر چکی ہے۔ کہ ایک مرتبہ ایک شخص نماز میں اپنی داڑھی سے کھیل رہا تھا یہ فعل چونکہ خضوع کے منافی تھا اس لئے آں حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "لو خشع قلبه لخشعت جوارحة" (روح المعانی) اگر اس کا قلب خشوع سے متاثر ہوتا تو اس کے اعضاء پر بھی اس کے آثار نمایاں ہوتے۔ ایک مرتبہ آپ جماعت کے ساتھ نماز ادا فرما رہے تھے کہ کچھ لوگوں سے نماز میں ایسے افعال سرزد ہوئے جو خشوع کے منافی تھے آپ نے نماز کے بعد ارشاد فرمایا کہ

"والله لا يخفى على ركوعكم وخشوعكم" (بخاری)

خدا کی قسم مجھ سے تمہارا رکوع وخشوع پوشیدہ نہیں ہے۔

مسند احمد بن حنبلؒ میں فضل ابن عباسؓ سے ایک روایت ہے جس سے خشوع کے مظاہر کی پوری تصویر سامنے آجاتی ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔

الصلوة مثنى مثنى تشهد فى كل ركعتين وتضرع وتخشع وتمكن ثم ترفع يديك الى ربك...... تقول يارب يارب فمن لم يفعل ذالك فقال فيه قولا شديدا (ترمذی)

نماز دو دو رکعت پڑھو' ہر دو رکعت پر تشہد پڑھو اور گریہ وزاری خشوع وخضوع کے ساتھ اپنے رب سے ہاتھ اٹھا کر کہو کہ اے میرے رب اے میرے رب اور جو شخص ایسا نہیں کرتا۔ رسول ﷺ نے اس کے بارہ میں بڑی سخت وعید فرمائی ہے۔ (اس سے مراد رات کی نماز ہے جیسا کہ بخاریؒ میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے) اس حدیث کی تشریح کے سلسلے میں ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ لفظ تخشع سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی کے اندر یہ کیفیت نہ ہو

پیدا ہو تو تکلف، سے یہ کیفیت پیدا کرنی چاہئے۔(الفتح الربانی تبویب مسند احمد)
ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے قریب جو پہلی چیز اٹھائی جائے گی۔ وہ خشوع ہے "اول شئی یرفع من هذه الامة الخشوع حتی لاتری فیها خاشعا" اس امت سے پہلی چیز جو سلب کی جائے گی وہ خشوع کی دولت ہے صحاح میں ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے "اللهم انی اعوذبک من قلب لایخشع" (ترمذی، نسائی) ایک اور حدیث میں ہے "اللهم انی اعوذبک من اربع من علم لاینفع ومن قلب لایخشع و من نفس لا تشبع ومن دعاء لایسمع (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ) اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں (۱) اس علم سے جو نفع نہ دے۔
(۲) اس دل سے جو عاجزی نہ کرے۔ (۳) اس نفس سے جو سیر نہ ہو (۴) اس دعا سے جو سنی نہ جائے۔ آپ ﷺ رکوع میں اکثر یہ الفاظ فرمایا کرتے تھے "اللهم لک رکعت وبک امنت و لک اسلمت خشع لک سمعی وبصری و مخی عظمی وعصبی" (مسلم) یعنی اے اللہ تیرے ہی لئے میں نے رکوع کیا اور تجھ ہی پر میں ایمان لایا اور تیرے ہی لئے میں اسلام لایا اور تیرے ہی لئے میرے کان، میری آنکھیں، میرا مغز، میری ہڈی اور میرے پٹھے تواضع کرتے ہیں۔
آپ ﷺ نے ایک بار صحابہ کرام سے سوال فرمایا اگر تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے ایک نہر بہتی ہو اور وہ اسمیں روزانہ پانچ بار نہائے تو اس کے بدن پر میل کچیل رہ سکتا ہے۔ صحابہؓ نے جواب دیا نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا کہ بالکل یہی مثال پنجوقتہ نماز کی ہے وہ گناہوں سے صاف کردیتی ہے یہ حدیث ایک نمازی کے لئے بڑی بشارت ہے مگر سوال یہ ہے کہ کیا محض نماز کے ظاہری ارکان و شرائط ادا کردینے سے نماز کی اس بشارت کے ہم مستحق ہوجائیں گے کیا پانچ وقت اعضاء کی یہ چند حرکتیں گناہوں سے واقعی پاک وصاف کردیں گی؟

اس سوال کا جواب بھی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے آپ ﷺ نے دوسری احادیث میں جہاں نماز سے گناہوں کے جھڑنے کا ذکر فرمایا ہے وہاں خشوع کی قید بھی لگادی ہے یعنی نماز کا فائدہ اس وقت ہے جب اس میں خشوع وخضوع ہو۔ان روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ رسول ﷺ نماز میں خشوع پیدا کرنے کی بار بار ترغیب وتاکید فرماتے اور صحابہ کرامؓ کو اس کے سلب ہوجانے سے خوف دلایا کرتے تھے اور بغیر خشوع قلب کے نماز سے پناہ مانگا کرتے تھے ہمیں اپنی نمازوں کا بھی جائزہ لینا چاہئے کہ ان میں یہ صفتیں پیدا ہو رہی ہیں یا نہیں اور ہم اس کے بدلہ اجر وثواب فلاح، سعادت کے مستحق ہوں گے یا زجر وتوبیخ اور عذاب وعتاب کے۔

صحابہؓ اور خشوع:۔ قرآن وحدیث کے احکام کے سامنے سرنیاز جھکا دینا کمال ایمان کی دلیل اور سب سے بڑی سعادت ہے صحابہ کرام کی سب سے بڑی خصوصیت اور فضیلت یہی ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی زبان سے جو کچھ اور جس طرح سنتے تھے اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھال لیتے تھے۔ ادھر کوئی آیت نازل ہوئی ادھر صحابہ کے عمل سے اس کی تفسیر ہونے لگی رسول اللہ ﷺ نے کچھ ارشاد فرمایا صحابہ نے اسے عملی جامہ پہنا دیا۔ زبان مبارک سے حکم صادر ہوا اور صحابہ اس کا نمونہ بن گئے۔ مجاہد روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک لکڑی کا ٹکڑا یا ستون ہے جو بے حس وحرکت کھڑا ہے اس حالت کو دیکھ کر وہ کہا کرتے تھے کہ "کان یقال ذالک الخشوع" (فتح الباری ۲/ ۱۸۷) اس کو خشوع کہا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے متعلق روایت ہے کہ جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو معلوم ہوتا تھا کہ ایک کپڑا ہے جو ڈال دیا گیا ہے "کان ثوبا ملقی"

انہی کے متعلق دوسری روایت ہے کہ "کان اذا قام الی الصلوۃ خفض فیھا صوتہ ویدہ وبصرہ" جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو بدن، آواز، آنکھ ہر چیز سے تواضع وخشوع کا اظہار ہوتا تھا حضرت عامر بن عبداللہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ

نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے اور لڑکیاں دف بجایا کرتی تھیں مگر ان کو بالکل خبر نہیں ہوتی تھی۔(مجمع الزوائد ۱۳۶/۲)

حضرت عبداللہ بن سلام کے متعلق مشہور ہے کہ ان پر ہر وقت آثار خشوع طاری رہتے تھے حضرت حذیفہ فرمایا کرتے تھے کہ "اول ماتفقدون من دینکم الخشوع و آخرما تفقدون الصلوة" (حاکم' احمد) تم اپنے دین سے پہلی چیز جو ضائع کرو گے وہ خشوع ہے اور سب سے آخر میں نماز۔ ایک دوسری روایت میں ہے "و رب مصلی لاخیر فیه اوشک ان تدخل مسجد الجماعة فلا تری خاشعا" بہت سے نمازیوں میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی اور قریب ہی ایک زمانہ آئے گا کہ تم مسجدوں میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھو گے اور پوری جماعت میں ایک شخص بھی خشوع والا نہ ہو گا حضرت عبادہ بن صامت سے بھی اسی قسم کی ایک روایت ہے حضرت عمر نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا ایک شخص ہے کہ اسلام کی حالت میں اسکے بال سفید ہو گئے مگر ایک وقت کی نماز بھی اس نے اللہ کے لئے مکمل نہیں پڑھی۔ لوگوں نے پوچھا کیسے آپ نے فرمایا "لایتم خشوعها وتواضعها و اقباله علی الله عزو جل فیها" (احیاء العلوم ۱/ ۲۶) وہ نماز میں خشوع و خضوع پورے طور سے پیدا نہیں کرتا اور نہ ہی اپنی پوری توجہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف مبذول رکھتا ہے۔

آخر میں ہم حضرت سلمان فارسیؓ کا ایک قیمتی قول نقل کرتے ہیں جو وعدہ اور وعید دونوں سے پر ہے حضرت سلمان نے ایک بار فرمایا الصلوة مکیال فمن اوفی به ومن طفف فقد علمتم ماللمطففین "(کنز العمال ۴/ ۲۲۰) نماز ایک پیمانہ ہے جو اس کو پورا کرے گا اسے پورا اجر ملے گا اور جو اس میں کمی کرے گا تو کم ناپنے تولنے والے کے لئے جو وعید ہے وہی اس کے لئے ہے۔

خشوع کا تعلق قلب سے ہے:۔ اوپر عرض کیا گیا ہے کہ خشوع قلبی کیفیت کا نام

ہے اعضاء سے اس کا تعلق صرف اس قدر ہے کہ وہ اس کیفیت کے مظاہر ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ گردن جھکائے ہوئے نماز پڑھ رہا ہے آپ نے فرمایا کہ "**یا صاحب الرقبة ارفع رقبتك ليس الخشوع في الرقاب وانما الخشوع في القلوب**" (مدارج السالکین ۱/ ۲۹۵) اے گردن نیچی کرنے والے اپنی گردن کو اٹھا خشوع گردن کے اندر نہیں ہے بلکہ وہ دلوں میں ہوتا ہے یعنی خشوع کا تعلق قلب سے ہے اس میں تواضع خاکساری اور عاجزی ہونی چاہئے گردن و جسم کے جھکانے اور توڑنے مروڑنے سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

حضرت عائشہؓ نے چند نوجوانوں کو دیکھا کہ وہ بیماروں کی طرح بہت جھک کر چل رہے ہیں آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے کہا کہ نساک اور زہاد کہے جاتے ہیں آپ نے فرمایا "**مشی کان عمر بن الخطاب اذا مشی اسرع واذ اقال اسمع واذ ضرب اوجع واذ اطعم اشبع وکان هوالناسك حقا**" عمر بن خطاب جب چلتے تھے تو تیز چلتے تھے جب بولتے تو بلند آواز سے کہ سامع سن لے اگر کسی کو سزا دیتے تو سخت سزا دیتے تھے اگر کھانا کھلاتے تھے تو پیٹ بھر کر کھانا کھلاتے تھے اور وہ یقیناً ناسک تھے۔

خشوع نفاق:۔ اگر کسی شخص کے قلب میں خشوع و خضوع کی کوئی کیفیت نہ ہو محض اس کے اعضاء و جوارح حرکت کر رہے ہوں یا اس نے اپنے جسم کو تو خاشع بنا رکھا ہے مگر قلب میں کوئی اثر نہیں ہے تو احادیث و آثار میں ایسے خشوع کو خشوع نفاق سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس سے پناہ مانگی گئی ہے ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "**تعوذوا بالله من خشوع النفاق**" (الدر المنثور سورۃ مومنون)

خشوع نفاق سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ خشوع نفاق کیا چیز ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "**خشوع البدن ونفاق القلب**" بدن جھکا ہو مگر

قلب میں اس کیفیت کا اثر نہ ہو۔ حضرت حذیفہ فرمایا کرتے تھے کہ خشوع نفاق سے بچو لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ خشوع نفاق کیا ہے آپ نے فرمایا "ان تری الجسد خاشعا والقلب لیس بخاشع" تم دیکھو کہ بدن سے تو خشوع کا اظہار ہو رہا ہے مگر قلب میں یہ خشوع نہ ہو۔ حضرت ابو درداء سے بھی اسی قسم کی ایک روایت ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ لوگوں سے کہا استعیذوا باللہ من خشوع النفاق' (مدارج السالکین) خشوع نفاق سے اللہ کی پناہ مانگو۔

حافظ ابن رجب لکھتے ہیں "فی تکلف الانسان تعاطی الخشوع فی جوارحه واطرافه مع فراغ قلبه من الخشوع وخلوه منه کان ذالک خشوع نفاق وھوالذی کان السلف یستعیذون به" کوئی آدمی اپنے اعضاء سے بہ تکلف خشوع کا اظہار کرے اور اس کا دل اس کیفیت سے خالی ہو تو اسی کو خشوع نفاق کہتے ہیں ایسے ہی خشوع سے اسلاف پناہ مانگا کرتے تھے۔اور آخر میں اللہ سے دعا ہے کہ "اللھم طھرقلبی من النفاق وعملی من الریاء ولسانی من الکذب وعینی من الخیانة فانک تعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور" اے اللہ! پاک کر میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو ریاء سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے بے شک تو آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور اس چیز کو بھی جسے دل پوشیدہ کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔